

کتابِ دانیال - نمبر اناسی

1888 کی بغاوت سے پردہ اٹھانا: لاودیسی ایڈونٹسٹ تحریک کی دوسری نسل سے حاصل ہونے والے اسباق

Jeff Pippenger

2024-02-12

لاودکیائی ایڈونٹسٹ ازم کی دوسری نسل سن 1888 میں نمودار ہوئی، اور اس نسل کو علامتی طور پر حزقی ایل باب آٹھ میں دوسری قباحت کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جس کی نمائندگی 'اس کے تصورات کے حجرے' کرتے ہیں۔

سو میں اندر گیا اور دیکھا؛ اور دیکھو، رینگنے والی ہر قسم کی چیزیں اور مکروہ جانور اور اسرائیل کے گھرانے کے سارے بت چاروں طرف دیوار پر منقوش تھے۔ اور ان کے سامنے اسرائیل کے گھرانے کے ستر بزرگ آدمی کھڑے تھے، اور ان کے بیچ میں شافان کا بیٹا یازنپاہ کھڑا تھا؛ ہر ایک کے ہاتھ میں اپنا بخور دان تھا، اور بخور کا گاڑھا بادل اوپر کو اٹھ رہا تھا۔ تب اُس نے مجھ سے کہا، اے آدم زاد، کیا تو نے دیکھا کہ اسرائیل کے گھرانے کے بزرگ تاریکی میں کیا کرتے ہیں، ہر ایک اپنی تصویروں کے حجروں میں؟ کیونکہ وہ کہتے ہیں، خداوند ہم کو نہیں دیکھتا؛ خداوند نے زمین کو چھوڑ دیا ہے۔ حزقی ایل ۱۰:۸-۱۲۔

تصویرگری کے حجرے اُن شریر رازوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو اُن لوگوں کے دلوں میں پوشیدہ ہیں جنہیں قدیم مرد کے طور پر پیش کیا گیا ہے، اور انہوں نے اسی بدی کو نہ صرف اپنے ذہنوں کے حجروں میں بلکہ خدا کے مقدس کے حجروں میں بھی داخل کر دیا ہے۔

بد نظر آدمی کی روٹی نہ کھا، اور اس کے لذیذ کھانوں کی خواہش نہ کر۔ کیونکہ جیسا وہ اپنے دل میں سوچتا ہے، ویسا ہی وہ ہے۔ وہ تجھ سے کہتا ہے: کھا اور پی، لیکن اس کا دل تیرے ساتھ نہیں۔ امثال 6:23، 7۔

تصویری حجروں کی بدی پیکل کی دیواروں پر بھی لکھی ہوئی ہے اور قدیم لوگوں کے ذہنوں کی دیواروں پر بھی۔ حزقی ایل باب آٹھ کے دوسرے مکروہ کام کے خفیہ تصویری حجرے، لاودکیائی ایڈونٹسٹ ازم کی دوسری نسل کی نمائندگی کرتے ہیں، اور چار مکروہات میں سے دوسرا مکروہ ایک اجتماعی بغاوت کو زیادہ تفصیل سے نمایاں کرتا ہے، اگرچہ یہ چاروں مکروہات اُن مردوں کی طرف منسوب کیے گئے ہیں جو لوگوں کے نگہبان سمجھے جاتے تھے۔

نجات کی مہر اُن پر لگا دی گئی ہے جو 'ان سب مکروہات پر آپس بھرتے اور فریاد کرتے ہیں جو سرزد ہوتی ہیں'۔ اب موت کا فرشتہ نکلتا ہے، جس کی نمائندگی حزقی ایل کی روپا میں اُن آدمیوں سے کی گئی ہے جن کے ہاتھ میں قتل کرنے کے ہتھیار ہیں، جنہیں یہ حکم دیا گیا ہے: 'بوڑھے اور جوان، کنواریاں، ننھے بچے اور عورتیں، سب کو بالکل مار ڈالو؛ لیکن جس کسی پر مہر ہو اس کے پاس نہ جانا؛ اور میرے مقدس سے شروع کرنا'۔ نبی کہتا ہے: 'انہوں نے اُن بزرگوں سے شروع کیا جو گھبر کے سامنے تھے'۔ حزقی ایل 9:1-6۔ ہلاکت کا کام اُن لوگوں کے درمیان شروع ہوتا ہے جنہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ قوم کے روحانی نگہبان ہیں۔ جھوٹے پہرے دار سب سے پہلے گرتے ہیں۔ نہ کسی پر ترس کیا جاتا ہے نہ کسی کو بخشا جاتا ہے۔ مرد، عورتیں، کنواریاں اور ننھے بچے سب ایک ساتھ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ عظیم تنازعہ، 656۔

وہ بغاوت جو دوسری نسل کی آمد کو نشان زد کرتی ہے، خاص طور پر لاودکیائی ایڈونٹسٹ ازم کی قیادت کے ساتھ وابستہ ہے، جیسا کہ 1888 میں مینیاپولس میں جنرل کانفرنس کے اجلاس میں پورا ہوا۔

اس کی نمائندگی 'بزرگان بیت اسرائیل' کے فقرے سے اور 'ستر آدمیوں' سے بھی ہوتی ہے۔ موسیٰ کے کام کے ساتھ ستر بزرگ وابستہ تھے، اور یسوع کے شاگردوں کے دوسرے گروہ میں ستر آدمی شامل تھے۔ 'ستر' قیادت کی نمائندگی کرتا ہے، جیسے 'بزرگان' بھی کرتے ہیں۔ دوسری مکروہ چیز قیادت پر اضافی زور دیتی ہے، اور ایسا کرتے ہوئے وہ اس مکروہ چیز کو قیادت کی اجتماعی بغاوت کے ساتھ منسوب کرتی ہے۔

ستر بزرگ مردوں کے درمیان "Shaphan بن Jaazaniah" کھڑا تھا۔ نام "Jaazaniah" کا مطلب "خدا نے سنا" ہے، اور وہ ایسی قیادت کی نمائندگی کرتا ہے جس نے اسی وقت بغاوت کی جب خدا بول رہا تھا، کیونکہ اس نے خدا کی آواز سنی مگر ماننے سے انکار کر دیا، کیونکہ وہ یہ دعویٰ کرتا تھا کہ خدا نے اپنی قوم کو چھوڑ دیا ہے، اور کہ خدا خفیہ حجروں میں جو کچھ ہو رہا ہے اسے نہیں دیکھتا۔ "Jaazaniah" "Shaphan" کا بیٹا تھا، اور نام "Shaphan" کا مطلب "چھپانا" ہے۔ دوسری نسل کا یہ منظر ایسی قیادت کی بغاوت کو ظاہر کرتا ہے جس نے اسی وقت سرکشی کی جب خدا کلام کر رہا تھا، اور وہ سمجھتے تھے کہ خدا ان کے اعمال کو نہ دیکھتا ہے اور نہ ان کی پرواہ کرتا ہے۔

سسٹر وائٹ نے لکھا کہ انہیں 1888 کی جنرل کانفرنس کے دوران لاودکیہ کے ایڈونٹسٹوں کی قیادت کی گفتگوئیں دکھائی گئیں۔ 1888 کی جنرل کانفرنس میں خدا نے سسسٹر وائٹ کو وہ میٹنگیں دکھائیں جو رہنماؤں نے آپس میں اس وقت کیں جب وہ سمجھتے تھے کہ خدا سن نہیں رہا۔ اپنے کمروں کی خلوت میں انہوں نے سسسٹر وائٹ، ان کے بیٹے اور بزرگ جونز اور ویگنر کے خلاف بدگوئی کی۔ وہ سمجھتے تھے کہ وہ آزادانہ بول سکتے تھے، کیونکہ ان کے خیال میں خدا ان کی نجی قیام گاہوں میں انہیں دیکھ نہیں سکتا تھا، مگر خدا نے یہی گفتگوئیں نبیہ کو دکھا دیں۔ وہ ایک ادارہ جاتی اجلاس میں تھے، اور الہام کے مطابق وہ پچھلی بارش کے پیغام کو سن رہے تھے، لیکن انہوں نے سننے سے انکار کر دیا۔

وہ کیا چیز تھی جس نے ایسی قیادت پیدا کی جس نے 1888 میں اتنی کھلی بغاوت کا مظاہرہ کیا کہ سسسٹر وائٹ نے اسے قارح، داتن اور ابیرام کی بغاوت سے تشبیہ دی؟

جب تم پر روح القدس کی روشنی پڑے گی، تم مینیاپولس کی اُس ساری بدی کو ویسا ہی دیکھو گے جیسے وہ ہے، جیسا کہ خدا اسے دیکھتا ہے۔ اگر میں اس دنیا میں تمہیں پھر کبھی نہ دیکھوں، تو یہ یقین رکھو کہ میں تمہیں اُس غم، کرب اور جان کے بوجھ کو معاف کرتا ہوں جو تم نے بلا وجہ مجھ پر ڈال دیا ہے۔ لیکن تمہاری جان کی خاطر، اُس کی خاطر جو تمہارے لیے مرا، میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی غلطیوں کو پہچانو اور ان کا اقرار کرو۔ تم اُن لوگوں کے ساتھ مل گئے تھے جو روح خدا کی مزاحمت کرتے تھے۔ تمہارے پاس وہ تمام ثبوت موجود تھے جن کی تمہیں ضرورت تھی کہ خداوند بھائی جونز اور بھائی ویگنر کے وسیلے کام کر رہا تھا؛ لیکن تم نے روشنی قبول نہ کی؛ اور دل میں پرورش دیے گئے اُن جذبات اور حق کے خلاف کہے گئے الفاظ کے بعد بھی تم نے اپنے آپ کو اس بات کا اقرار کرنے کے لیے تیار نہ پایا کہ تم غلطی پر تھے، کہ ان حضرات کے پاس خدا کی طرف سے ایک پیغام تھا، اور تم نے پیغام اور پیغام لانے والوں دونوں کو ہلکا جانا۔

میں نے اس سے پہلے اپنے لوگوں میں ایسی پختہ خودپسندانہ اطمینان اور روشنی کو قبول کرنے اور تسلیم کرنے سے ایسی یرغبتی کبھی نہیں دیکھی جیسی مینیاپولس میں ظاہر ہوئی۔ مجھے دکھایا گیا ہے کہ اس مجلس میں جس روح کا اظہار ہوا اسے عزیز رکھنے والی جماعت میں سے ایک بھی شخص پھر کبھی صاف روشنی نہ پائے گا کہ آسمان سے ان کے پاس بھیجی گئی سچائی کی قدر و قیمت کو پہچان سکے، جب تک وہ اپنے غرور کو فروتن نہ کریں اور اعتراف نہ کریں کہ وہ خدا کی روح سے متحرک نہ تھے بلکہ ان کے دل و دماغ تعصب سے بھرے ہوئے تھے۔ خداوند چاہتا تھا کہ ان کے قریب آئے، انہیں برکت دے اور ان کی برگشتگیوں سے انہیں شفا دے، لیکن انہوں نے بات نہ مانی۔ وہ اسی روح سے متحرک تھے جس نے قورح، داتن اور ابیرام کو ابھارا تھا۔ اسرائیل کے وہ لوگ اس بات پر اڑے ہوئے تھے کہ ہر اس ثبوت کی مزاحمت کریں جو انہیں غلط ثابت کرے، اور وہ اپنی

ناراضی و بددلی کی راہ پر چلتے ہی گئے یہاں تک کہ بہت سے لوگ ان کے ساتھ ملنے کے لیے ان کی طرف کھنچ گئے۔

یہ کون تھے؟ نہ کمزور، نہ جاہل، نہ ناآگاہ۔ اُس بغاوت میں دو سو پچاس سردار تھے جو جماعت میں مشہور تھے، نامور مرد۔ ان کا دعویٰ کیا تھا؟ 'تمام جماعت مقدس ہے، ان میں سے ہر ایک، اور خداوند ان کے درمیان ہے؛ پھر تم اپنے آپ کو خداوند کی جماعت سے بلند کیوں ٹھہراتے ہو؟' [گنتی 16:3]۔ جب قورح اور اس کے ساتھی خدا کی عدالت کے تحت ہلاک ہوئے، تو جن لوگوں کو انہوں نے دھوکہ دیا تھا انہوں نے اس معجزے میں خداوند کا ہاتھ نہ دیکھا۔ اگلی صبح ساری جماعت نے موسیٰ اور ہارون پر الزام لگایا، 'تم نے خداوند کی قوم کو قتل کیا' [آیت 41]، اور جماعت پر وبا نازل ہوئی، اور چودہ ہزار سے زیادہ ہلاک ہو گئے۔

جب میں نے مینیاپولس چھوڑنے کا ارادہ کیا تو خداوند کا فرشتہ میرے پاس کھڑا ہوا اور کہا: 'ہرگز نہیں؛ اس جگہ خدا نے تیرے لیے ایک کام رکھا ہے۔ لوگ قورح، داتن اور ابیرام کی بغاوت کو دہرا رہے ہیں۔ میں نے تجھے تیرے مناسب منصب پر رکھا ہے، جسے جو روشنی میں نہیں ہیں، تسلیم نہیں کریں گے؛ وہ تیری گواہی پر کان نہ دھریں گے؛ لیکن میں تیرے ساتھ رہوں گا؛ میرا فضل اور میری قدرت تجھے سنبھالے رکھیں گے۔ وہ تجھے نہیں ٹھکراتے بلکہ ان قاصدوں اور اُس پیغام کو ٹھکراتے ہیں جو میں اپنی قوم کے لیے بھیجتا ہوں۔ انہوں نے خداوند کے کلام کی تحقیر کی ہے۔ شیطان نے ان کی آنکھیں اندھی کر دی ہیں اور ان کے فیصلے کو بگاڑ دیا ہے؛ اور جب تک ہر جان اس گناہ سے توبہ نہ کرے—یہ غیرمقدس خودسری جو روح خدا کی توہین کرتی ہے—وہ تاریکی میں چلیں گے۔ اگر وہ توبہ نہ کریں اور پلٹ نہ آئیں تاکہ میں انہیں شفا دوں، تو میں چراغدان کو اس کی جگہ سے ہٹا دوں گا۔ انہوں نے اپنی روحانی بینائی کو دھندلا دیا ہے۔ وہ نہیں چاہتے کہ خدا اپنی روح اور اپنی قدرت ظاہر کرے؛ کیونکہ میرے کلام کے بارے میں ان میں ٹھٹھے اور نفرت کی روح ہے۔ ہلکا پن، لایعنی پن، دل لگی اور ہنسی مذاق روزانہ کیے جاتے ہیں۔ انہوں نے مجھے ڈھونڈنے کے لیے اپنے دل نہ لگائے۔ وہ اپنی بھڑکائی ہوئی چنگاریوں کی روشنی میں چلتے ہیں، اور اگر توبہ نہ کریں تو غم میں لیٹیں گے۔ خداوند یوں فرماتا ہے: اپنے فرض کی چوکی پر کھڑا رہ؛ کیونکہ میں تیرے ساتھ ہوں، اور نہ تجھے چھوڑوں گا نہ ترک کروں گا! خدا کی ان باتوں کو میں نے نظرانداز کرنے کی جرأت نہ کی۔

بیٹل کریک میں روشنی صاف، درخشاں کرنوں کے ساتھ چمکتی رہی ہے؛ لیکن مینیاپولس کے اجلاس میں حصہ لینے والوں میں سے کون ہے جو روشنی کے پاس آیا ہو اور اس سچائی کے گراں قدر خزانے قبول کیے ہوں جو خداوند نے ان کے لیے آسمان سے بھیجے؟ رہنما یسوع مسیح کے ساتھ قدم سے قدم کس نے ملایا ہے؟ کس نے اپنے غلط جوش، اپنے اندھاپن، اپنے حسد اور بدگمانیوں، اور حق کے خلاف سرکشی کا پورا اعتراف کیا ہے؟ ایک بھی نہیں؛ اور روشنی کو تسلیم کرنے میں ان کی طویل غفلت کے باعث اس نے انہیں بہت پیچھے چھوڑ دیا ہے؛ وہ فضل میں اور مسیح یسوع ہمارے خداوند کی معرفت میں بڑھتے نہیں رہے۔ وہ اس ضروری فضل کو حاصل کرنے میں ناکام رہے جسے وہ پا سکتے تھے، اور جو انہیں روحانی تجربے میں مضبوط مرد بنا دیتا۔

مینیاپولس میں اختیار کیا گیا موقف بظاہر ایک ناقابل عبور رکاوٹ تھا جس نے بڑی حد تک انہیں شک کرنے والوں، سوال اٹھانے والوں، اور سچائی اور خدا کی قدرت کے منکروں کے ساتھ محصور کر دیا۔ جب ایک اور بحران آئے گا، تو وہ لوگ جنہوں نے ثبوت پر ثبوت کے باوجود مدتوں تک مزاحمت کی ہے، پھر انہی نکات پر آزمائے جائیں گے جہاں وہ نہایت ظاہر طور پر ناکام ہوئے تھے، اور ان کے لیے یہ دشوار ہوگا کہ جو کچھ خدا کی طرف سے ہے اسے قبول کریں اور جو کچھ ظلمت کی طاقتوں کی طرف سے ہے اسے ٹھکرا دیں۔ لہذا ان کے لیے واحد محفوظ راہ یہی ہے کہ فروتنی کے ساتھ چلیں، اپنے قدموں کے لیے سیدھی راہیں بنائیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ لنگڑا راہ سے ہٹ جائے۔ یہ بات بہت فرق ڈالتی ہے کہ ہم کس کی صحبت اختیار کرتے ہیں—یا تو ان کے ساتھ جو خدا کے ساتھ چلتے ہیں اور اس پر ایمان لا کر اس پر بھروسہ کرتے ہیں، یا ان کے ساتھ جو اپنی خودساختہ دانائی کے پیچھے چلتے

ہیں اور اپنی ہی سلگائی ہوئی چنگاریوں کی روشنی میں چلتے ہیں۔

حق کے خلاف کام کرنے والوں کے اثر کو زائل کرنے کے لیے درکار وقت، توجہ اور محنت ایک ہولناک نقصان ثابت ہوا ہے؛ کیونکہ ہم روحانی معرفت میں برسوں آگے ہو سکتے تھے؛ اور اگر وہ لوگ جنہیں روشنی میں چلنا چاہیے تھا، خداوند کو جاننے کے لیے آگے بڑھتے تاکہ وہ جانتے کہ اس کا نکلنا صبح کی طرح مقرر ہے، تو بہت سی، بہت سی جانیں کلیسیا میں شامل کی جا سکتی تھیں۔ لیکن جب خود کلیسیا کے اندر ہی اتنی زیادہ محنت صرف کرنی پڑتی ہے تاکہ ان کارکنوں کے اثر کو زائل کیا جا سکے جو اس سچائی کے خلاف گرانائٹ کی دیوار کی طرح کھڑے رہے ہیں جو خدا اپنی قوم کے لیے بھیجتا ہے، تو دنیا نسبتاً تاریکی میں چھوڑ دی جاتی ہے۔

خدا کا مدعا یہ تھا کہ نگہبان اٹھیں اور ایک آواز ہو کر ایک دوٹوک پیغام دیں، نرسنگے کو ایک معین آواز دیں، تاکہ سب لوگ اپنے فرض کے مقام پر لپک کر پہنچیں اور اس عظیم کام میں اپنا حصہ ادا کریں۔ پھر اس دوسرے فرشتے کی قوی اور صاف روشنی، جو آسمان سے بڑے اختیار کے ساتھ اترتا ہے، اپنے جلال سے زمین کو بھر دیتی۔ ہم برسوں پیچھے رہ گئے ہیں؛ اور جو لوگ اندھے پن میں کھڑے رہے اور اسی پیغام کی پیش رفت میں رکاوٹ بنے جیسے خدا چاہتا تھا کہ میناپولس کے اجلاس سے ایک جلتے ہوئے چراغ کی مانند نکلے، انہیں چاہیے کہ خدا کے حضور اپنے دلوں کو فروتن کریں اور دیکھیں اور سمجھیں کہ ان کے ذہن کی نابینائی اور دل کی سختی نے اس کام کو کس طرح روکا ہے۔ مسودات کی اشاعتیں، جلد 14، صفحات 107 تا 111.

وہ کیا چیز تھی جس نے ایسی قیادت پیدا کی جس نے 1888 میں اس قدر کھلی بغاوت کا مظاہرہ کیا کہ سسٹر وائٹ نے اسے قورح، داتن اور ابیرام کی بغاوت سے تشبیہ دی؟ اس کا جواب بلا شبہ 1863 کی بغاوت میں پوشیدہ ہے، جس نے اس بات کے لیے راستہ ہموار کیا جس کے بارے میں حزقی ایل کو بتایا گیا تھا کہ وہ اس سے بھی بڑی مکروہات ہوں گی۔ احبار چھبیس کے 'سات وقتوں' کو رد کرنا اور ایک جعلی چارٹ متعارف کرانا، 1863 کی جعل سازی کو برقرار رکھنے کی ضرورت پیدا کر دے گا۔ یوں ملر دیکھتا کہ اس کے جواہرات بکھر گئے ہیں اور کوڑا کرکٹ اور جعلی جواہرات اور سکوں کے نیچے ڈھانپ دیے گئے ہیں۔ ایک دنیاوی مقولہ ہے: 'تاریخ فاتحین لکھتے ہیں'۔

اگرچہ وہ حقیقتاً فاتح نہیں تھے، مگر لاودکیہ کے ایڈونٹسٹ چرچ کی قیادت کرنے والوں نے چار نسلوں تک بڑھتی ہوئی بغاوت کو جواز دینے والا ایک تاریخی بیانیہ گھڑنے کے لیے وقت اور محنت صرف کی ہے، تاکہ اس بغاوت کو ایسے رنگ میں پیش کیا جائے جو آسمانی فرشتوں کے قلم بند کردہ اصل تاریخ سے بہت دور ہے۔ تاریخ کی تحریف کیتھولک چرچ کے یسوعیوں کی امتیازی شناخت رہی ہے، اور تاریخی تحریف لاودکیہ کے ایڈونٹسٹ مورخین کا مستقل وتیرہ رہی ہے۔ ان دنوں لاودکیہ کے ایڈونٹسٹ "مورخین" مینیاپولس جنرل کانفرنس کے اجلاس کے بارے میں جو لکھ رہے ہیں، وہ تاریخی تحریف کی ایک کلاسیکی مثال ہے۔

ممکن ہے اس کانفرنس کے چند باغیوں نے آخرکار توبہ کر لی ہو، لیکن قاعدے کی استثنا قاعدے کی نفی نہیں کرتی۔ سسٹر وائٹ کو حکم دیا گیا کہ وہ رکبیں اور اجلاس کا اندراج کریں، کیونکہ قورح، داتن اور ابیرام کی بغاوت دہرائی جا رہی تھی۔ ایڈونٹسٹ مورخین کا گواہی کو اس بات کے گرد ترتیب دینا کہ ایمان کے وسیلہ راستبازی کے پیغام کو سمجھا گیا تھا یا نہیں سمجھا گیا تھا؛ رد کیا گیا تھا یا نہیں کیا گیا تھا، یا بعد میں قبول کیا گیا تھا، اس الہامی گواہی سے پہلو تہی کرنا ہے جو اس بغاوت سے متعلق ہے جس کی مثال قورح، داتن اور ابیرام کی بغاوت تھی۔

ان تین باغیوں میں سے کون تھا جس کے بارے میں موسیٰ کے ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بعد میں تائب ہوا اور موسیٰ کے ساتھ قیادت میں دوبارہ قبول کر لیا گیا؟

قورح، جو اس تحریک کا سرکردہ تھا، لاوی تھا، قہات کے خاندان سے اور موسیٰ کا چچا زاد بھائی؛ وہ صلاحیت اور اثر و رسوخ رکھنے والا شخص تھا۔ خیمہ اجتماع کی خدمت پر مقرر ہونے کے باوجود وہ اپنے منصب سے ناخوش ہو گیا تھا اور کہانت کے رتے کا خواہاں تھا۔ کہانت کا منصب، جو پہلے ہر خاندان کے پہلوٹھے پر تھا، جب ہارون اور اس کے گھرانے کو دے دیا گیا تو اس سے حسد اور بے اطمینانی پیدا ہوئی، اور کچھ عرصہ سے قورح موسیٰ اور ہارون کے اختیار کی خفیہ مخالفت کر رہا تھا، اگرچہ اس نے کھلم کھلا بغاوت کی کوئی جسارت نہ کی تھی۔ آخر کار اس نے مدنی اور مذہبی دونوں اختیارات کو الٹ دینے کا جری منصوبہ باندھا۔ اسے ہمدرد بھی مل گئے۔ قورح اور بنی قہات کے خیموں کے قریب، خیمہ اجتماع کے جنوبی جانب، قبیلہ رؤبین کی خیمہ گاہ تھی، اور اس قبیلے کے دو سرداروں، داتن اور ابیرام، کے خیمے قورح کے خیمے کے قریب تھے۔ ان سرداروں نے فوراً اس کے بلند عزائم میں اس کا ساتھ دیا۔ چونکہ وہ یعقوب کے بڑے بیٹے کی نسل سے تھے، اس لیے انہوں نے دعویٰ کیا کہ مدنی اختیار انہی کا حق ہے، اور انہوں نے ٹھان لیا کہ کہانت کے اعزازات قورح کے ساتھ بانٹ لیں گے۔

لوگوں کے جذبات کی کیفیت قورح کے منصوبوں کے لیے سازگار تھی۔ اپنی مایوسی کی تلخی میں ان کے سابقہ شکوک، حسد اور نفرت پھر لوٹ آئے، اور ایک بار پھر ان کی شکایتوں کا رخ ان کے بردبار رہنما کی طرف ہو گیا۔ بنی اسرائیل مسلسل اس حقیقت کو نگاہوں سے اوجھل کرتے جا رہے تھے کہ وہ الٰہی رہنمائی کے تحت ہیں۔ وہ یہ بھول گئے تھے کہ عہد کا فرشتہ ان کا غیر مرئی رہنما تھا، کہ بادل کے ستون میں مستور ہو کر حضور مسیح ان کے آگے آگے چلتے تھے، اور یہ کہ موسیٰ اپنی تمام ہدایات اسی سے پاتے تھے۔

وہ اس خوفناک فیصلے کے آگے جھکنے پر آمادہ نہ تھے کہ انہیں سب کو بیابان میں مرنے، لہذا وہ ہر بہانے کو پکڑ لینے کے لیے تیار تھے تاکہ یہ مان سکیں کہ انہیں خدا نہیں بلکہ موسیٰ ہی رہنمائی کر رہا ہے اور اسی نے ان پر ان کی سزا سنائی ہے۔ روئے زمین کے سب سے حلیم انسان کی بہترین کوششیں بھی اس قوم کی نافرمانی کو دبا نہ سکیں؛ اور باوجود اس کے کہ ان کی سابقہ ہٹ دھرمی پر خدا کی ناراضی کی نشانیاں—ان کی بکھری ہوئی صفوں اور کم ہو چکی تعداد کی صورت میں—ابھی تک ان کے سامنے تھیں، انہوں نے اس سبق کو دل پر نہ لیا۔ وہ پھر آزمائش کے ہاتھوں مغلوب ہو گئے۔ آباء و انبیاء، 395، 396۔

لاؤڈیکائی ایڈونٹ ازم کا آغاز 1856 میں ہوا، اور 1863 میں یہ قانونی طور پر رجسٹرڈ لائوڈیکائی ایڈونٹسٹ کلیسیا بن گیا۔ جیسا کہ پہلے مضامین میں بیان کیا جا چکا ہے، کوئی الٰہامی شہادت موجود نہیں ہے کہ لائوڈیکہ کبھی نجات پاتا ہے۔ یہ اپنی حالت پر توبہ کیے اور اس تجربے کو قبول کیے بغیر نجات نہیں پا سکتا جس کی نمائندگی فلاڈیلفیا کرتا ہے۔ لائوڈیکہ ایک ایسا گروہ ہے جس کا فیصلہ یوں ہوتا ہے کہ اسے خداوند کے منہ سے اُگل دیا جاتا ہے۔ لائوڈیکائی کلیسیا کے بارے میں الٰہامی یہ نشان دہی کرتا ہے کہ یہ کلیسیا قدیم اسرائیل کی طرح بیابان میں بھٹکنے کے لیے مقدر تھی۔

قدیم اسرائیل کے باغیوں میں سے کون ایسا تھا جو چالیس برس بیابان میں سرگرداں رہا اور پھر ارض موعود میں داخل ہوا؟ ایک بھی نہیں؛ اور ان کی سرگردانی عصر حاضر کے اسرائیل کی سرگردانی کی علامت تھی۔

قورح، داتن اور ابیرام کی بغاوت (جو 1888 کی بغاوت کا نمونہ تھی) کی بنیاد اس بات پر تھی کہ وہ قوم کے بارے میں دیے گئے اس فیصلے کو قبول کرنے پر تیار نہ تھے، جس کے مطابق انہیں چالیس برس بیابان میں بھٹکتے رہنا تھا۔ 1888 کی بغاوت کی بنیاد اس بات پر تھی کہ قیادت نے اس اعلان کو رد کر دیا تھا جس میں انہیں لائوڈیکہ قرار دیا گیا تھا اور ان کی نافرمانی کے سبب انہیں مزید کئی برس بیابان میں بھٹکتے رہنے کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔

اے۔ ٹی۔ جونز اور ای۔ جے۔ ویگنر کی وساطت سے ہمیں ملنے والا پیغام لاودکیہ کی کلیسیا کے لیے خدا کا پیغام ہے، اور افسوس ہر اُس شخص پر جو سچائی پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرتا ہے مگر خدا کی عطا کردہ کرنیں دوسروں پر منعکس نہیں کرتا۔ 1888 کے مواد، 1053۔

وہ بزرگ جو 1888 میں لوگوں کے نگہبان بننے والے تھے، یہ سمجھتے تھے کہ وہ "دولت مند ہیں اور مال و اسباب میں بڑھ گئے ہیں"۔ ہم اگلے مضمون میں یہ غور کریں گے کہ 1888 سے پہلے کس چیز نے یہ حالت پیدا کی۔

میری روح بہت رنجیدہ ہو جاتی ہے یہ دیکھ کر کہ کس قدر جلد کچھ لوگ جنہیں روشنی اور سچائی ملی ہے، شیطان کے فریبوں کو قبول کر لیتے ہیں اور ایک جعلی تقدس پر فریفتہ ہو جاتے ہیں۔ جب لوگ ان رہنما نشانات سے منہ موڑ لیتے ہیں جو خداوند نے اس لیے قائم کیے ہیں کہ ہم اپنے اُس مقام کو سمجھیں جو نبوت میں متعین کیا گیا ہے، تو وہ چل پڑتے ہیں، انہیں معلوم ہی نہیں ہوتا کہ کدھر۔

مجھے شک ہے کہ حقیقی بغاوت کبھی قابل علاج ہوتی بھی ہے یا نہیں۔ Patriarchs and Prophets میں قورح، داتن اور ابیرام کی بغاوت کا مطالعہ کریں۔ یہ بغاوت پھیلی ہوئی تھی، اور اس میں دو آدمیوں سے کہیں زیادہ لوگ شامل تھے۔ اس کی قیادت جماعت کے دو سو پچاس سرداروں نے کی، جو نامور مرد تھے۔ بغاوت کو اس کے اصل نام سے پکاریں اور ارتداد کو اس کے اصل نام سے، اور پھر یہ سمجھیں کہ خدا کے قدیم لوگوں کے تجربات، اپنی تمام قابل اعتراض خصوصیات سمیت، امانت داری سے قلم بند کیے گئے تاکہ وہ تاریخ کا حصہ بن جائیں۔ کلام مقدس اعلان کرتا ہے: 'یہ باتیں ... ہماری نصیحت کے لیے لکھی گئی ہیں، جن پر دنیا کے آخر کے زمانے آ پہنچے ہیں۔' اور اگر وہ مرد و عورتیں جن کے پاس حق کا علم ہے اپنے عظیم راہنما سے اس قدر جدا ہو جائیں کہ وہ ارتداد کے بڑے پیشوا کو لے کر اسے 'مسیح ہماری راستبازی' کا نام دے دیں، تو اس کا سبب یہ ہے کہ وہ حق کی کانوں میں گہرائی تک نہیں اترے۔ وہ قیمتی معدنی دھات اور ادنیٰ مادے میں فرق کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔

کلام خدا میں جھوٹے نبیوں کے بارے میں بکثرت دی گئی تنبیہات پڑھو کہ وہ اپنی گمراہ کن تعلیمات کے ساتھ اندر آئیں گے، اور اگر ممکن ہو تو خود برگزیدگان کو بھی دھوکا دیں گے۔ ان انتباہات کے باوجود کلیسیا جھوٹے کو سچے سے تمیز کیوں نہیں کرتی؟ جو کسی بھی طرح اس طرح گمراہ ہوئے ہیں، انہیں چاہئے کہ خدا کے حضور فروتنی اختیار کریں اور دل سے توبہ کریں، کیونکہ وہ بہت آسانی سے راہ راست سے بھٹک گئے ہیں۔ انہوں نے سچے چرواہے کی آواز کو اجنبی کی آواز سے تمیز نہیں کی۔ ایسے سب لوگ اپنے تجربے کے اس باب کا جائزہ لیں۔

نصف صدی سے بھی زیادہ عرصے سے خدا اپنی روح کی گواہیوں کے ذریعے اپنے لوگوں کو روشنی دیتا آ رہا ہے۔ اتنے عرصے کے بعد کیا یہ بات چند مردوں اور ان کی بیویوں کے سپرد رہ گئی ہے کہ وہ تمام ایمانداروں کی کلیسیا کو فریب سے نکالیں اور مسز واٹ کو جعل ساز اور دھوکہ باز قرار دیں؟ 'ان کے پھلوں سے تم انہیں پہچانو گے۔'

جو لوگ ان تمام شواہد کو نظر انداز کر سکتے ہیں جو خدا نے انہیں دیے ہیں، اور اس نعمت کو لعنت میں بدل دیتے ہیں، انہیں اپنی جانوں کی سلامتی کے لیے کانپنا چاہیے۔ اگر وہ توبہ نہ کریں تو ان کا چراغدان اپنی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔ خداوند کی توہین ہوئی ہے۔ حق کا پرچم، یعنی پہلے، دوسرے اور تیسرے فرشتوں کے پیغامات کا، خاک میں گھسیٹنے کے لیے چھوڑ دیا گیا ہے۔ اگر نگہبانوں کو اسی انداز سے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے چھوڑ دیا جائے، تو خدا بعض جانوں کو اس بات پر جواب دہ ٹھہرائے گا کہ ان میں ایسی باریک بین تمیز نہ تھی کہ جان سکیں کہ اس کے گلہ کو کیسا چارہ دیا جا رہا تھا۔

ارتداد کے واقعات پیش آچکے ہیں، اور خداوند نے ماضی میں اس نوعیت کے معاملات کو اس لیے ہونے دیا کہ یہ ظاہر ہو جائے کہ اس کے لوگ کس قدر آسانی سے گمراہ ہو جاتے ہیں جب وہ خود کلام مقدس کی جانچ پڑتال کرنے کے بجائے آدمیوں کے اقوال پر انحصار کرتے ہیں، جیسا کہ شریف برہہ کے لوگوں نے کیا تھا، تاکہ دیکھیں کہ آیا یہ باتیں درست ہیں یا نہیں۔ اور خداوند نے اس قسم کی باتوں کو اس لیے ہونے دیا ہے کہ تنبیہات دی جا سکیں کہ ایسی باتیں پیش آئیں گی۔

بغاوت اور ارتداد اسی ہوا میں رچے بسے ہیں جسے ہم سانس لیتے ہیں۔ جب تک ہم ایمان کے ساتھ اپنی بے بس جانوں کو مسیح کے سپرد نہ کریں، ہم ان سے متاثر ہوں گے۔ جب آج لوگ اتنی آسانی سے گمراہ ہو جاتے ہیں، تو جب شیطان مسیح کا روپ دھار کر معجزے دکھائے گا، وہ کیسے ٹھہر سکیں گے؟ پھر اس کی فریب کاریوں سے کون غیر متاثر رہے گا—جب وہ مسیح ہونے کا دعویٰ کرے گا، حالانکہ وہ دراصل شیطان ہی ہوگا جو مسیح کی شخصیت اختیار کر کے بظاہر مسیح کے کام کرتا دکھائی دے گا؟ خدا کے لوگوں کو جھوٹے مسیحوں کو اپنی وفاداری دینے سے کیا چیز روکے گی؟ 'ان کے پیچھے نہ جانا'

عقائد کو صاف طور پر سمجھا جانا چاہیے۔ جو لوگ سچائی کی منادی کے لیے منتخب کیے گئے ہیں انہیں مضبوطی سے لنگر انداز ہونا چاہیے؛ تب ان کا جہاز آندھی اور طوفان کے مقابل قائم رہے گا، کیونکہ لنگر اسے مضبوطی سے تھامے رکھتا ہے۔ فریب کاریاں بڑھتی جائیں گی، اور ہمیں بغاوت کو اس کے صحیح نام سے پکارنا ہے۔ ہمیں پوری زرہ بکتر پہن کر کھڑے رہنا ہے۔ اس کشمکش میں ہمارا سامنا صرف آدمیوں سے نہیں بلکہ حکومتوں اور اختیاروں سے ہے۔ ہم خون اور گوشت کے خلاف کشتی نہیں کرتے۔ افسیوں 10:6-18 کو ہماری کلیسیاؤں میں غور سے اور پرائر طور پر پڑھا جائے۔ نوٹ بک لیفلٹس، 57، 58۔